بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام: نسل پرستی کے مرض کی دوا

خلیل مصعب، پاکستان

2020ء میں شروع ہونے والی تحریک "سیاہ فاموں کی زندگی بھی وقعت رکھتی ہے"(Black Lives Matter) چوتھے مہینے میں داخل ہو گئی ہے جس کی وجہ سے آنے والے امریکی صدارتی انتخابات کے حوالے سے مختلف خدشات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ امریکی شہروں میں سیاہ فام لوگوں کے مظاہرے اور نسلی فسادات اُس وقت شروع ہوئے جب 25 مئی 2020ء کو امریکی سیاہ فام شہری جارج فلوئڈ(George Floyd) کا امریکی پولیس کے ہاتھوں بہیمانہ قتل ہوا اور اس کی ویڈیو وائرل ہو گئی۔ کئی دہائیوں سے ریاستی اداروں کے ذریعے جاری منظم نسل پرستی نے ان فسادات کے پھیلنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پسماندہ افریقن-امریکن کمیونیٹیز کے اراکین اور ان کے اتحادی اب امتیازی سلوک اور جبر کے خلاف سڑکوں پر مظاہرے کر رہے ہیں جو ایک عرصے سے امریکہ کو ٹی بی کی طرح چاٹ رہا ہے۔

نسل پرستی کوئی نئی بیماری نہیں ہے۔ اس بیماری نے انسانی اداروں کو کئی صدیوں سے جکڑ رکھا ہے۔ اس کے نتیجے میں کئی مشہور نسل کشی کے واقعات ظہور پزیر ہوئے اور غلامی وسماجی ناانصافی کا نظام قائم ہوا اور کئی جنگیں بھی برپا ہوئیں۔

نسل پرستی کی سب سے بڑی مثال برصغیر پاک وہند کے مقامی لوگوں کے خلاف برطانوی استعماریوں کا تعصب پر مبنی رویہ اور سلوک تھا۔ یہ برطانوی سامراج تھا جس نے خود کو مقامی لوگوں سے برتر قرار دیا اور اس احساس کو بالکل واضح الفاظ میں برطانوی وزیر اعظم ونسٹن چرچل نے اس وقت بیان کیا جب اس نے مقامی لوگوں کے لیے "درندہ صفت لوگ"(beastly people) کے الفاظ استعمال کیے۔ یہ اسی کی حکومت تھی جس نے اس سرزمین کی دولت کو لوٹا تھا، اس سرزمین کے غلے سے برطانوی گوداموں کو بھرا تھا اور برصغیر کی معیشت کو برباد کر دیا تھا، جس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بدترین غربت سے ہزاروں لاکھوں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس تمام لوٹ مار کی واضح مثال بنگال کا قحط ہے جس میں 30 لاکھ مقامی افراد موت کا شکار ہو گئے تھے۔ لیکن اس تباہی کی ذمہ داری قبول کرنے کے بجائے وزیر اعظم نے اس تباہی کی ذمہ داری مقامی افراد پر ڈال دی اور یہ دعویٰ کیا کہ "وہ خرگوشوں کی طرح اپنی نسل بڑھا رہے تھے"(they were breeding like rabbits)، گویا آبادی کی زیادتی کی وجہ سے خوارک کی کمی ہو گئی۔

یہ بات واضح ہے کہ نسل پرستی ایسی کوئی چیز نہیں دیتی جو اخلاقیات یا نیکی کا درس دیتی ہو۔ اسلام سختی سے نسل پرستی کی ممانعت کرتا ہے۔ وہ لوگ جو نسل کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرتے ہیں، تو ان کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلا لا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلا لأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلا بِالتَّقْوَى إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ "لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، آگاہ ہو جاؤ! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت وبرتری حاصل نہیں، مگر وہ جو زیادہ متقی ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے وہ شخص سب سے زیادہ معزز ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے"** (بیہقی)۔

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی نسل کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کیا جبکہ شروع دور کے مسلمانوں میں کئی نسل کے لوگ شامل تھے۔ حضرت بلالؓ حبشہ، افریقہ سے تعلق رکھتے تھے، حضرت سلمان الفارسیؓ ایران سے تعلق رکھتے تھے اور صہیب بن سنانؓ کا تعلق روم سے تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ مختلف قبائل اور خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے لیکن اسلام کے عقیدے نے انہیں یکجا کر دیا تھا۔ حقیقت میں اور کوئی ایسا تعلق نہیں ہے جو ایمان والوں کے درمیان موجود اسلام کے تعلق سے مقابلہ کر سکے کیونکہ اس کی بنیاد ذاتی خواہشات یا دنیاوی ذاتی مفادات نہیں ہیں بلکہ اس کی بنیاد اخلاص کے ساتھ، زندگی کے ہر معاملے میں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن میں فرمایا، **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ "مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے"** (الحجرات، 49:10)۔

کوئی بھی ایسا فلسفہ یا تصور جو اس بھائی چارے کے لیے باعثِ خطرہ ہو، اسلام نے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ اسلام کے قائم کردہ بھائی چارے کو زبان، نسل یا علاقائی اور سیاسی جماعتوں سے وابستگی کی بنیاد پر تقسیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان تصورات کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان تعلق قائم کرنا زمانہ جاہلیت کی روایت ہے۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا، **مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ "جو کسی کی اندھی تقلید میں عصبیت کی طرف بلاتا ہو یا عصبیت کی مدد کرتا ہوا قتل کیا گیا تو وہ جاہلیت (قبل از اسلام) کی موت مرا" (مسلم)۔**

وحی سے حاصل ہونے والے ان ثبوتوں سے یہ بات واضح ہے کہ نسل پرستی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

اسلام کی فضیلت یا خوبی درحقیقت یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ اسلام تعصب کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ کسی بھی ایسی بات یا تصور کو بھی ختم کرتا ہے جو اس جانب لے جاسکتی ہو۔

نسل پرستی تعصب پر مبنی ہے اور یہ ایک فرد میں موجود عدم تحفظ کے احساس سے جنم لیتی ہے جب اسے شناخت کے حوالے سے کسی بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک فرد اس بحران کو ایک خطرے کے طور پر دیکھتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی جبلت بقاء جاگ جاتی ہے۔ اس طرح ایک فرد اپنی نسلی شناخت پر اصرار کرتا ہے اور وہ اسے اپنے لیے ایک خوبی قرار دیتا ہے اور پھر وہ اُن لوگوں سے کے ساتھ جڑنا شروع ہو جاتا ہے جن میں بھی یہی احساس موجود ہوتا ہے۔

جیسے جیسے نسل پرستی کا تعلق بڑھتا ہے، تو اس کے حامل افراد دوسرے لوگوں سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ انہیں خود سے مختلف سمجھتے ہیں۔ اور یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ وہ اپنی نسلی شناخت کو واضح کرسکیں۔ جو کوئی گروہ اس ایک "خوبی" کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے تو وہ گروہ احساس برتری کا شکار ہو جاتا ہے جس کا اظہار اُن گروہوں کے خلاف جبر اور تعصب کے ذریعے کیا جاتا ہے جو اس گروہ سے مختلف نظر آتے ہوں۔ اس طرح یہ تعلق ایک تباہ کُن تعلق بن جاتا ہے کیونکہ یہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر دیتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے خلاف انسانیت سے گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں۔

یہ اسلام ہی ہے جو اس بحران کا حل دیتا ہے کیونکہ اسلام ہی اس کو جڑ سے اکھاڑ سکتا ہے۔ اسلام میں یہ بات واضح ہے کہ ایک مسلمان کی شناخت دوسروں پر یا کسی دنیاوی ادارے پر منحصر نہیں ہے، بلکہ اس کی حفاظت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کے ذریعے کی ہے۔ یہ قرآن ہے جو انسان کی ہر دنیاوی معاملے رہنمائی کرتا ہے، انسان کے مقصد حیات یا اس کی شناخت کے حوالے سے ہر قسم کے شک کو ختم کرتا ہے اور اسے یاد دہانی کراتا ہے کہ قیامت کے دن اس کی بنیادی خصوصیات، جیسا کہ اس کی خوبصورتی، اس کی ذہانت، اس کی طاقت وغیرہ کی تعریف نہیں کی جائے گی، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگاہ میں بہترین خصوصیات، نیکی اور تقویٰ ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں قرآن میں یاد دہانی کرائی ہے، **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ "لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے" (الحجرات، 49:13)۔**

یہاں تک کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں کفر اور اسے تسلیم کرنے والوں سے نفرت کرنے کا حکم دیا، تو اس کے باوجود ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ انصاف کے ساتھ معاملات کرنے کا حکم دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ "جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" (الممتحنہ، 60:8)۔**

اور اسی لیے احمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ ابن رواحہؓ نے خیبر کے یہود سے کہا تھا، "اے یہود، میری نظر میں تم سب سے قابل نفرت مخلوق ہو۔ تم نے اللہ عزوجل کے نبیوں کو قتل کیا اور اللہ کے متعلق جھوٹ بولا، لیکن تمہارے لیے میری نفرت مجھے تمہارے ساتھ ناانصافی کرنے پر مجبور نہیں کرے گی"۔

اس طرح اسلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ایمان والے اس قدیم اور گھٹیا جذباتی ذہنیت کا شکار نہ ہوں، بلکہ اسلام نے ایمان والے کی ذہنیت، شخصیت اور کردار کی تعمیر اس طرح سے کی ہے کہ اس کا دل جہالت اور تعصب سے پاک ہو جائے۔ اسلام ایمان والوں کو شیطانیت سے محفوظ بناتا ہے اور ان میں صداقت و راست بازی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور وہ سب کے ساتھ شفاف معاملات کرتے ہیں اور محبت سے پیش آتے ہیں۔

اسلام واضح طور پر ایک مکمل اور سچا دین ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے ایک رحمت ہے۔

#WhatDoesIslamSay

#IslamicYouth